

## 214856- غیر مسلم کے ساتھ مراہمہ کالین دین کرنے کا حکم

### سوال

اگر کوئی غیر مسلم سرمایہ کار ایک مکان خرید کر اسے پورے قانونی طور پر اپنے قبضے میں لے لیتا ہے، اور پھر کچھ نفع رکھ کر مجھے ادھار پر فروخت کر دیتا ہے، تو کیا یہ شرعاً جائز ہے؟ یا اس طرح کی خرید و فروخت کسی اسلامی بینک کے ذریعے ہونا ہی ضروری ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

مراہمہ کا حکم پہلے گزر چکا ہے، اور اس کے جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں:  
پہلی شرط: آگے فروخت کرنے سے پہلے بینک یا کمپنی مکان کو مکمل طور پر اپنی ملکیت میں لے لے۔  
دوسری شرط: خریداری کی خواہش رکھنے والے کو فروخت کرنے سے پہلے مکان کو اپنے قبضے میں کر لے۔  
بیچ مراہمہ کے حوالے سے مزید مطالعہ کے لیے آپ سوال نمبر: (36408) کا مطالعہ کریں۔

#### دوم:

بیچ مراہمہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ کوئی اسلامی بینک ہی ہو، چنانچہ مذکورہ بالا شرائط جہاں بھی پوری ہو جائیں تو ان کے ساتھ بیچ مراہمہ جائز ہے چاہے اس چیز پر سرمایہ کاری کرنے والا کوئی غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، اس لیے غیر مسلم کے ساتھ بھی بیچ مراہمہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ غیر مسلموں اور کافروں کے ساتھ تجارتی لین دین کیے جاسکتے ہیں، نیز ان کے ساتھ تجارت ممنوعہ دوستی میں شامل نہیں ہے، نہ ہی ان کے ساتھ غیر شرعی لین دین میں ملوث ہونا شمار ہوگی، یا ان کے حرام مالوں کو کھانا بھی شمار نہیں ہوگا، بشرطیکہ مسلمان ان غیر مسلموں کے ساتھ جو بھی کاروباری معاہدہ کر رہا ہو وہ مباح ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں باب قائم کرتے ہیں:

"مشرکین اور جنگی افراد سے خرید و فروخت کا باب"

اس باب کے تحت انہوں نے سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی کہ: "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک مشرک لے لے اور بکھرے بالوں والا اپنی بخیوں کو ہانکتا ہوا آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: بخی نیچو گے یا تھنہ دو گے؟، تو اس شخص نے کہا: میں بیچ سکتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک

بخی خرید لی۔" بخاری: (2216)

ایسے ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے اناج ادھار پر خرید اور اس کے پاس اپنی ذرہ گرومی رکھوائی۔ اس حدیث کو امام بخاری:

(2509) اور مسلم: (1603) نے روایت کیا ہے۔

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :  
"اس میں کافروں کے ساتھ تجارت کرنے کا جواز ہے، نیز ان کے ساتھ ہونے والے معاملات کو فاسد نہیں سمجھا جائے گا" ختم شد  
"إحكام الأحكام" (145/2)

ایسے ہی علامہ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
"کافروں کے ساتھ لین دین کرنا جائز ہے، ہاں ایسی چیزوں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے جن سے حربی کافر مسلمانوں کے خلاف جارحیت کریں۔" ختم شد  
"فتح الباری" از ابن حجر (410/4)

خلاصہ یہ ہوا کہ :  
اگر مباحہ میں بنیادی شرعی شرائط پائی جائیں تو غیر مسلموں کے ساتھ مباحہ جائز ہے۔

واللہ اعلم